کے مسئلہ کو ذہنوں سے بھلادوں۔ (مفہوم۔ الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء) چونکہ نہ تو مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان یعنی بزعم مرزا "مرزائی" ہوئے اور نہ ہی صلیب ٹوٹی اور نہ اعتقاد الوہیت مسیح لوگوں کے ذہنوں سے اٹھایا گیا۔ اس لئے نہ صرف مرزا صاحب (جو اپنے مقاصد میں نامراد مرے) حضرت مسیح کے (جو کامیاب فوت ہوئے) مثیل تام ہی نہ تھے بلکہ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب خائب و خاسر مرے۔ آہ ؎

کوئی بھی کام مسیحا ترا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

(خادم امت مرزا محمد عبداللہ معمار امرتسری)

مرزا صاحب قادیانی اور انکی کذب بیانی

حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں

شہزادہ یوز آسف کے حالات

کتاب اکمال الدین کے حوالے

(بابو حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر کے قلم سے)

واضح ہو کہ فرقہ مرزائیہ کے بانی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی بعض کتابوں مثلاً کتاب البریۃ۔ ایام الصلح۔ نور القرآن۔ کشتی نوح۔ کشف الغطاء۔ راز حقیقت۔ مسیح ہندوستان میں۔ ست بچن۔ تحفہ گولڑویہ۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ الہدیٰ۔ ستارہ قیصریہ۔ حقیقۃ الوحی۔ تذکرۃ الشہادتین۔ چشمہ مسیحی۔ اعجاز احمدی۔ مواہب الرحمٰن۔ تحفہ الندوہ۔ تحفہ غزنویہ وغیرہ میں اس بات پر زور دیا ہے کہ

"جو سرینگر میں محلہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلاشک وشبہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر ہے" (راز حقیقت صـ۲۰)

اس کے علاوہ جناب مرزا صاحب کی کتاب الہدٰے کے صـ۱۰۹ - رسالہ رازحقیقت کے صـ۱۸ - رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء کے صـ۳۳۹ - اخبار بدر مورخہ ۷- نومبر ۱۹۰۷ء کے صـ۳ - اخبار الحکم ۱۰ر ۱۹۰۵ء کے صـ۵ اور حکیم خدا بخش صاحب احمدی کی کتاب عسل مصفےٰ کے حصہ اول صفحہ ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۸۵ - مولوی غلام رسول صاحب احمدی کے رسالہ "التنقید" کے صـ۲۵/۲۷ - رسالہ مباحثہ سارچور کے صـ۲۲ - مولوی سید صادق حسین صاحب احمدی اٹاوی کے رسالہ کشف الاسرار کے صـ۱۴ پر ایک پرانی کتاب "اکمال الدین" نامی کا حوالہ دیا ہے۔

واضح ہو کہ کتاب "اکمال الدین واتمام النعمۃ فی اثبات الغیبۃ وکشف الحیرۃ" کے مصنف شیخ السعید ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسےٰ بن بابویہ القمی ہیں۔ یہ کتاب ۱۳۰۱ھ میں ۳۸۳ صفحوں پر چھپی ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۳۱۷ تا ۳۵۹ میں شہزادہ یوز آسف کے حالات درج ہیں۔ میں نے اس کتاب کا تین دفعہ مطالعہ کیا ہے۔ ماہ دسمبر ۱۹۲۲ء کے سالانہ جلسہ میں جمعہ کے روز قادیان میں مولوی فضل الدین صاحب احمدی کی مہربانی سے مجھے اس کتاب کے دیکھنے کا موقع ملا۔ ماہ مئی ۱۹۲۰ء میں اور پھر ۲۹- مارچ ۱۹۳۰ء ہفتہ کے دن جناب مولوی سید علی الحائری صاحب مجتہد اہل تشیع کے ہاں میں نے اس کتاب کا بغور مطالعہ کیا۔ مرزا صاحب قادیانی اور ان کے مریدوں نے اس بارے میں لوگوں کو سخت دھوکہ دیا ہے۔

غرض یہ ہے کہ شہزادہ یوز آسف کے حالات مرزا صفدر علی صاحب سول سرجن فوج سرکار نظام دکن کی کتاب "شاہزادہ یوز آسف وحکیم بلوہر" (جس کا

حوالہ راز حقیقت کے صفحہ ۲۰ پر موجود ہے) مطبوعہ ۱۸۹۶ء مطبع مفید عام آگرہ اور مولوی سید عبد الغنی صاحب عظیم آبادی کی کتاب "یوز آسف و بلوہر"۔ اور خواجہ اعظم شاہ صاحب مرحوم کی تاریخ کشمیر بزبان فارسی کے صہ ۸۲ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اب میں کتاب "اکمال الدین" اور کتاب "شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر" کی عبارتیں مع صفحوں کے نیچے درج کرتا ہوں اور شہزادہ یوز آسف کے حالات مختصر طور پر لکھتا ہوں۔ ان کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یوز آسف کی قبر کو حضرت یسوع مسیح عیسےٰ ابن مریمؑ کی قبر بتانا صریح کذب بیانی ہے۔ ناظرین مرقع توجہ کے ساتھ اس مضمون کو پڑھیں۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

شہزادہ یوز آسف کے باپ کے حالات

کتاب "اکمال الدین" کے صہ ۳۱۷ پر لکھا ہے۔

"ان ملکا من ملوک الھند کان کثیر الجند واسع المملکۃ مھیبا فی انفس الناس مظفرا علی الاعداد وکان مع ذلک عظیم النھمۃ فی شھوات الدنیا ولذاتھا" الخ

(ترجمہ) "اگلے زمانہ میں ایک بادشاہ صاحب لشکر جرار و مالک ملک وسیع ہندوستان میں گذرا ہے بڑا رعب اس کا رعایا پر چھایا ہوا تھا اور ہمیشہ دشمنوں پر ظفریاب رہتا تھا۔ اس پر اس کی طبیعت میں حرص بہت تھی دنیوی لذتیں حاصل کرنے میں اور مزے اڑانے میں اور کھیل کود میں اور اپنی خواہش پوری کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتا تھا اور اس کا بڑا خیر خواہ اور دوست صادق وہ شخص تھا جو اس کی بدافعالیوں کی تعریف کرتا رہے اور اس کی بدکاریوں کو اچھا ظاہر کرے۔ اور بڑا بدخواہ اور دشمن اس کے نزدیک وہ شخص تھا جو اسے ایسی حرکتیں ترک کرنے کو کہے۔ اور یہ بادشاہ ابتدا جوانی اور کم سنی میں تخت نشین ہو گیا تھا۔

اور بہت صاحب فہم اور خوش بیان تھا۔ اور تدبیر ملک اور بندوبست رعایا سے خوب ماہر تھا۔ اور سب لوگ اس کے اوصاف کو جانتے تھے اس سبب سے اس کے فرمانبردار تھے" (شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر صـ۲۰)

شہزادہ یوز آسف کا پیدا ہونا "فولد للملك فى تلك الايام بعد اياسه من الذكور غلام لم ير الناس مولودا مثله قط حسنا وجمالا وضياء فبلغ السرور من الملك مبلغا كاد ان يشرف منه على هلاك نفسه من الفرح وزعم ان الاوثان التى كان يعبدها التى وهبت له الغلام فقسم عامة ما كان فى بيوت امواله على بيوت اوثانه وامر الناس بالاكل والشرب سنة وسمى الغلام يوذاسف الخ (اكمال الدين صـ۳۲۱)

"اور اسی زمانہ میں جبکہ بادشاہ کو کوئی امید لڑکا ہونے کی باقی نہ رہی تھی اس کے ہاں ایک ایسا خوش جمال لڑکا پیدا ہوا جس کا ثانی چشم روزگار نے نہ دیکھا ہوگا۔ اس لڑکے کے پیدا ہونے سے اتنی خوشی بادشاہ کو ہوئی کہ قریب تھا شادی مرگ ہو جائے۔ اور اس نے یہ گمان کیا کہ جن بتوں کی ان دنوں میں پرستش کیا کرتا تھا انہوں نے یہ فرزند اسے عنایت کیا ہے۔ اس خیال سے اس نے تمام خزانہ اپنا بت خانوں پر تقسیم کر دیا اور رعایا کو حکم کیا کہ سال بھر تک خوشی کریں۔ اور اس لڑکے کا نام یوذ آسف رکھا" (شہزادہ یوذ آسف و حکیم بلوہر صـ۲۱)

بلوہر کا جزیرہ لنکا سے آنا "وشاع خبره فى آفاق الارض وشهر بتفكره وجماله وكماله وفهمه وعقله وزهادته فى الدنيا وهوانها عليه فبلغ ذلك رجلا من النساك يقال له بلوهر بارض يقال لها سرانديب وكان رجلا ناسكا حكيما فركب البحر حتى اتى ارض سولابط ثم عمد الى باب ابن الملك الخ"

(اكمال الدين صـ۳۲۵)

"اس لڑکے (یعنی یوذ آسف) کی عقل و علم و کمال و فکر و تدبیر و زہد و ترک دنیا کا شہرہ دور دور پھیل گیا۔ اور ایک شخص نے جو کہ اہل دین و اہل عبادت میں

بہی خواہان مرقع قادیانی ہیں اگر چاہتے ہیں کہ اسے تمام ترقی پر دیکھیں تو کوشش اس کی توسیع اشاعت کریں۔ ہر ایک خریدار کم از کم ایک ایک خریدار پیدا کرے تو کافی ترقی ہو سکتی ہے:-

سے تھا اور اس کا نام بلوہر تھا، یہ خبر لنکا میں سنی اور یہ شخص بڑا عابد اور حکیم دانا تھا۔ اس نے بحری سفر کیا اور سولابط کی طرف آیا اور شاہزادہ کا ارادہ ٹھان لیا اور عابدوں کا لباس اُتار ڈالا اور تاجروں کی سی وضع بنائی اور اس لڑکے کی ڈیوڑھی پر آمد و رفت شروع کی۔" (شہزادہ یوذ آسف و حکیم بلوہر ص۲۶)

حکیم بلوہر کا رخصت ہونا "جب بلوہر کی گفتگو یہانتک پہنچی تو یوذ آسف سے رخصت ہوا اور اپنے گھر کی طرف پلٹ گیا اور چند روز اور اس کی خدمت میں آمد و رفت کرتا رہا۔ یہانتک کہ اسے معلوم ہوگیا کہ بہتری و فلاح و ہدایت و صلاح کے دروازے اس کیلئے کھل گئے اور راہ حق اور دین روشن کی ہدایت اسے ہوگئی پھر اس سے بالکل ہی رخصت ہوا۔ اور اس شہر سے چلا گیا۔ اور یوذ آسف غمگین و دلگیر و تنہا رہ گیا یہانتک کہ وہ وقت آگیا کہ وہ دینداروں میں اور عابدوں میں ملجائے اور تمام خلق کو ہدایت کرے۔ غرض کہ حق تعالیٰ نے کسی کو اس کے پاس بھیجا اور تنہائی میں وہ اس کے سامنے ظاہر ہوا اور اس کے پاس کھڑا ہوگیا اور کہا کہ درگاہ الٰہی کی طرف سے خیر و سلامتی تجھے نصیب ہو۔" (اکمال الدین ص۳۵۶ ۔ شہزادہ یوذ آسف و حکیم بلوہر ص۱۲۳)

یوذ آسف کا سرزمین سولابط میں واپس آنا "فمکث فی تلک البلاد حین ثم اتی ارض سولابط فلما بلغ والدہ قدومہ خرج لیسیر ھو والاشراف فاکرموہ ووقروہ واجتمع الیہ اھل بلدہ مع ذوی قرابتہ وحشمہ وقعدوا بین یدیہ وسلموا علیہ وکلمھم الکلام الکثیر۔" (اکمال الدین ص۳۵۸)

"اور یوذ آسف ایک مدت تک اُسی ملک میں رہا اور لوگوں کو دین حق کی ہدایت کی بعد اس کے پھر سرزمین سولابط پر آیا جو اس کے باپ کا ملک تھا جب اسکے باپ نے اسکے آنے کی خبر سنی رؤسا و امرا و بزرگانِ ملک کو لئے ہوئے استقبال کیلئے نکلا۔ اور سب نے اس کی عزت و توقیر کی اور سب عزیز و آشنا و اہل فوج و اہل شہر اس کی خدمت میں آئے بعد اس کے ان لوگوں سے یوذ آسف

نے بہت کچھ باتیں کیں۔" (شہزادہ یوذآسف وحکیم بلوہر ص ۱۲۸)

یوذآسف کا کشمیر میں آکر وفات پانا "اس کے بعد یوذآسف نے وہاں سے کوچ کیا اور بہت سے شہروں میں گیا۔ اور لوگوں کو ہدایت کی۔ آخر کو شہر کشمیر میں پہنچا وہاں پہنچکر زمین کشمیر کو آباد کیا اور اس ولایت کے سب لوگوں کو ہدایت کی اور وہیں رہا۔ یہانتک کہ اس کا وقت مرگ آن پہنچا۔ تو پہلے ایک مرید کو بلایا کہ اسے لوگ یابد کہا کرتے تھے اور وہ اس بزرگوار کی خدمت و ملازمت میں برابر رہا کرتا تھا اور علم و عمل میں صاحب کمال ہوگیا تھا۔ اس سے وصیت کی اور کہا میری روح کا عالم قدس کی طرف پرواز کرنا قریب ہے۔ چاہیئے کہ آپس میں فرائض الٰہی کا خیال رکھو اور حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف توجہ نہ کرو۔ اور عبادت و بندگی الٰہی کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ یہ کہکر اس بزرگ نے عالم بقا کی طرف رحلت کی۔" (اکمال الدین ص ۳۵۹۔ کتاب شہزادہ یوذآسف وحکیم بلوہر ص ۱۳۱)

نتیجہ اتنی عبارتوں اور اتنے حوالوں کے دیکھنے سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ یوذآسف شہزادہ کو یسوع مسیح عیسےٰ ابن مریم قرار دینا سراسر غلط ہے:۔

اخبار اہلحدیث امرتسر
۱۸ × ۲۲ تقطیع کے ۲۰ بڑے صفحوں پر ہر جمعہ
کے دن ہفتہ وار امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔ جس میں
مضامین مذہبی۔ ملکی۔ اخلاقی۔ مسائل۔ فتاوے اور مخالفین
کے اعتراضات کے جوابات وغیرہ درج ہوتے ہیں۔
ایک دو صفحوں پر دنیا بھر کی چیدہ چیدہ خبریں بھی درج
ہوتی ہیں۔ غرض یہ اخبار توحید و سنت کا حامی اور شرک
و بدعت کا دشمن اور مخالفین کے سامنے ڈھال کا کام دینے
والا اور دنیا کی چیدہ چیدہ خبریں بتانے والا
ہے۔ قیمت سالانہ پانچ روپے (صہ)
پتہ
مینجر اہلحدیث امرتسر